82669 ـ مال محفوظ رکھنے کے لیے سودی بنك میں رقم رکھنا

سوال

میں نے سود کے متعلق آپ کا ایك جواب پڑھا ہے، جس میں نے تناقض اور اختلاف پایا ہے جس کی وجہ سے میں اپنے معاملہ میں بہت پریشان ہوں، آپ نے کہا ہے کہ: سودی بنك کو عمارت کرایہ پر دینا حرام ہے، یقینا یہ قطعی حرام ہے، اور آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ: مال ضائع ہونے کے خوف سے سودی بنك میں مال رکھنا جائز ہے.
یہ علم میں رہے کہ یہ دوسرا شخص بھی سود کھلانے والے کے زمرے مں شامل ہوگا، اور گناہ و ظلم و زیادتی میں تعاون کی مد میں آتا ہے، آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے لیے اس کی وضاحت فرمائیں میں سودی بنك میں اپنی رقم جمع کرواتا ہوں، کیونکہ میرے ملك میں کوئی اسلامی بنك نہیں ہے، اور میں یہ حکم نہیں لگا سکتا کہ آیا یہ مال حرام ہے یا حلال ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

کسی شخص کو معصیت اور نافرمانی کرنے کے لیے دوکان یا گھر کرایہ پر دینا جائز نہیں، اس میں سودی بنك کو عمارت کرایہ پردینا بھی شامل ہے؛ کیونکہ یہ گناہ و ظلم وزیادتی پر واضح اور کھلی اعانت ہے، اس لیے کہ عمارت کے مالك کو یہ علم ہے کہ اس نے یہ جگہ اس لیے دی ہے کہ یہاں حرام معاملات مثلا سود وغیرہ کا لین دین کیا جائے.

بہوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ایسے شخص کو گھر کرایہ پر دینا جائز نہیں جو اسے چرچ اور کنیسہ بنالے، یا راہب کی کٹیا، یا شراب فروخت کا اڈا، یا قمار بازی وغیرہ کے لیے.

چاہے معاہدے میں اس کی شرط رکھی جائے یا اسے کسی قرینہ سے اس کا علم ہو جائے؛ کیونکہ یہ حرام فعل ہے، اور اس کے لیے کرایہ پر دینا جائز نہیں " انتہی مختصرا

دیکھیں: شرح منتھی الارادات (2 / 358).

دوم:

سودی بنك میں پیسے رکھنے حرام ہیں، چاہے وہ سود پر رکھے جائیں یا سود کے بغیر، اور فائدہ کے ساتھ یا بغیر فائدہ کے؛ کیونکہ بنك اس رقم پر سود لےگا اور سودی قرض دیگا.

لیکن اہل علم نے ایك خاص حالت کو اس سے مستثنی کیا ہے وہ یہ کہ: جب انسان کو اپنا مال چوری ہونے کا خدشہ ہو اور حفاظت کے لیے کوئی مامون جگہ نہ ملے تو اس کے سودی بنك میں ضرورت کے تحت رقم رکھنی جائز ہے، کیونکہ ضرروت ممنوعہ چیز کو مباح کر دیتی ہے.

تو اس وقت اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے اکاؤنٹ میں بغیر کسی فائدہ کے رقم جمع کرائے، اس لیے کہ ضرورت کو اس کی قدر کے مطابق ہی رکھا جائیگا، اور وہ شخص اپنا مال محفوظ رکھنے پر مجبور ہے، نہ کہ سودی لین دین کرنے پر.

سودی بنك میں رقم رکھنے کی شروط معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (22392) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .